سرکاری رپورٹ

نواں/بجٹ اجلاس

چوتھی بلوچستان صوبائی اسمبلی

کارروائی

اجلاس

منعقدہ سہ شنبہ مورخہ ۱۱ جولائی سنہ ۱۹۸۹ء بمطابق ۷ ذی الحج سنہ ۱۴۰۹ھ

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ
۱ ۔	تلاوتِ قرآن پاک و ترجمہ	۱
۲ ۔	وقفہ سوالات	۲
۳ ۔	رخصت کی درخواستیں ۔	۲۵
۴ ۔	پاکستان نرسنگ کونسل کے لئے خاتون رکن کا انتخاب ۔	
۵ ۔	**سرکاری قانون سازی** بلوچستان سرکاری ملازمین کا (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ سنہ ۱۹۸۹ء (مسودہ قانون نمبر ۵ مصدرہ سنہ ۱۹۸۹ء) (منظور کیا گیا)	
۶ ۔	جناب اسپیکر کا اختتامی خطاب	
۷ ۔	گورنر بلوچستان کا حکم (Prorogation Order by Governor Balochistan)	

جلد پنجم

شمارہ بیستم ۲۰

چوتھی بلوچستان صوبائی اسمبلی کا نواں / بجٹ اجلاس

مورخہ ۱۱ جولائی ۱۹۸۹ء مطابق ۷ ذی الحج ۱۴۰۹ھ بروز سہ شنبہ

زیر صدارت اسپیکر جناب محمد اکرم بلوچ شام پانچ بجے

صوبائی اسمبلی ہال کوئٹہ میں منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ

از

مولوی عبدالمتین اخوندزادہ

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ۝ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝

رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ ھَدَیْتَنَا وَھَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْکَ رَحْمَۃً اِنَّکَ اَنْتَ الْوَھَّابُ ۝۸ رَبَّنَآ
اِنَّکَ جَامِعُ النَّاسِ لِیَوْمٍ لَّا رَیْبَ فِیْہِ اِنَّ اللّٰہَ لَا یُخْلِفُ الْمِیْعَادَ ۝۹ وَمَا کَانَ قَوْلَھُمْ اِلَّآ اَنْ قَالُوْا
رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَاِسْرَافَنَا فِیْٓ اَمْرِنَا وَثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَی الْقَوْمِ الْکٰفِرِیْنَ ۝۱۴۷
۝۱۹۱ رَبَّنَآ اِنَّکَ مَنْ تُدْخِلِ النَّارَ فَقَدْ اَخْزَیْتَہٗ وَمَا لِلظّٰلِمِیْنَ مِنْ اَنْصَارٍ ۝۱۹۲ رَبَّنَآ اِنَّنَا سَمِعْنَا
مُنَادِیًا یُّنَادِیْ لِلْاِیْمَانِ اَنْ اٰمِنُوْا بِرَبِّکُمْ فَاٰمَنَّا رَبَّنَا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَکَفِّرْ عَنَّا سَیِّاٰتِنَا وَتَوَفَّنَا
مَعَ الْاَبْرَارِ ۝۱۹۳ رَبَّنَا وَاٰتِنَا مَا وَعَدْتَّنَا عَلٰی رُسُلِکَ وَلَا تُخْزِنَا یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ اِنَّکَ لَا تُخْلِفُ الْمِیْعَادَ ۝۱۹۴

ترجمہ:۔ اے پروردگار ہمارے مت کج کر دلوں ہمارے کو پیچھے اس کے کہ راہ دکھائی تو نے ہم کو اور دے ڈال ہم کو اپنے پاس سے رحمت تحقیق تو ہی ہے بڑا دینے والا۔ اور کہتے ہیں کہ اے ہمارے رب بے شک تو سب لوگوں کو ایک دن جمع کرے گا جس دن کے آنے میں شک نہیں ہے۔ پھر تو اس دن اپنے وعدہ کے موافق ان کے اعمال کا بدلہ کرے گا۔ بے شک اللہ وعدہ خلاف نہیں ہے۔ اور ان اللہ والوں کا اگر کوئی قول رہا۔ تو یہی رہا کہ اے ہمارے رب ہمارے گناہ بخش دے۔ اور ہمارے کام میں جو زیادتی ہم سے ہوئی اس کو بھی اور ہمارے حق کے راہ میں ہمیں ثابت قدم رکھ۔ اور قوم کفار کے مقابلہ پر ہمارے مدد کر۔ اور کہتے ہیں کہ اے ہمارے رب جس کو تو نے دوزخ میں ڈال دیا۔ اسی کو بالکل رسوا ہی کر دیا۔ اور ظالموں کا کوئی بھی مددگار نہیں۔ اے رب ہمارے ہم نے سنا کہ ایک پکارنے والا پکارتا ہے۔ ایمان لانے کو کہ ایمان لاؤ اپنے رب پر سو ہم ایمان لائے۔ اے رب ہمارے اب بخش گناہ ہمارے۔ اور اتار ہماری برائیاں اور موت دے ہم کو نیک لوگوں کے ساتھ۔ اے رب ہمارے اور دے ہم کو جو وعدہ دیا تو نے اپنے رسولوں کے ہاتھ۔ اور رسوا نہ کر ہم کو قیامت کے دن۔ تحقیق تو خلاف نہیں کرتا وعدہ +

وَسَلَامٌ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْھُدٰی۔

جناب اسپیکر معزز اراکین اسمبلی ! تلاوت قرآن پاک کے بعد مسٹر محمد صادق عمرانی تعزیتی قرارداد پیش کریں گے ؟

تعزیتی قرارداد

مسٹر محمد صادق عمرانی جناب والا ! آپ کی اجازت سے میں یہ تعزیتی قرارداد پیش کرتا ہوں کہ کل جو کراچی میں واقعہ ہوا ہے ۔ جس میں متعدد آدمی مارے گئے ۔ سوگوار خاندانوں سے ہمیں ہمدردی ہے اور وفات پانے والوں کے لئے دعا مانگی جائے ۔ لہٰذا یہ ایوان ان کے لئے دعائے مغفرت کرے ۔

جناب اسپیکر :- دعائے مغفرت کی جائے ۔

(دعائے مغفرت کی گئی)

وقفۂ سوالات

جناب اسپیکر وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے ۔

پہلا سوال سردار میر چاکر خان ڈومکی صاحب کا ہے ۔

***۹ سردار چاکر خان ڈومکی**

کیا وزیر مال ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ صوبہ بلوچستان کی ہر تحصیل میں محاسب کی آسامی ہوتی تھی۔ اور شعبہ مال کے علاوہ دیگر امور کے تحفظ نگرانی معلومات سرشتہ ہائے منسلکہ کی ذمہ داری بھی محاسب کے سپرد ہوتی تھی۔ نیز کیا یہ بھی درست ہے کہ قانون گو ترقی پاکر محاسب اور محاسب ترقی پاکر نائب تحصیلدار/صدر قانون گو ہوا کرتا ہے؟

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے۔ تو صوبہ کے کن کن تحصیل اور سب تحصیل میں محاسب موجود ہیں۔ اور کن کن تحصیلوں میں محاسب کی آسامیاں خالی ہیں۔ اور ان خالی آسامیوں پر کب تک تقرری کی متوقع ہے۔ اگر نہیں تو وجہ بتلائی جائے۔

وزیر مال میر عبدالمجید بزنجو

یہ درست ہے کہ کوئٹہ، سبی، نصیر آباد اور لورالائی ڈویژنوں کے ہر تحصیل میں محاسب کی آسامیاں ہوتی ہیں، جبکہ قلات اور مکران ڈویژنوں میں ہر تحصیل اور سب تحصیل میں محاسب کی آسامی ہے۔ مجوزہ قواعد (سروس رولز) کے تحت قانون گو ترقی پاکر محاسب اور محاسب ترقی پاکر صدر قانون گو بنتا ہے۔ البتہ محکمہ مال کے مخصوص کوٹہ سے قانون گو اور محاسب دونوں قواعد کی شرائط کے تحت قابلیت کی بنیاد پر نائب تحصیلدار بن سکتے ہیں یہ بھی درست ہے کہ محاسب شعبہ مال کے علاوہ تحصیل کے متفرق امور کی بھی دیکھ بھال کرتا ہے۔

کوئٹہ، سبی، نصیر آباد اور ژوب ڈویژنوں میں مندرجہ ذیل تحصیلوں میں محاسب کی آسامیاں خالی ہیں۔

۱۔ ضلع سبی	:	تحصیل ہرنائی
۲۔ ڈیرہ بگٹی ایجنسی	:	تحصیل ڈیرہ بگٹی
۳۔ ضلع کچھی	:	تحصیل جھل مگسی

۴۔ ضلع جعفرآباد : تحصیل اوستہ محمد

جہاں تک قلات اور مکران ڈویژنوں کا تعلق ہے ماسوائے مندرجہ ذیل باقی تمام تحصیل / سب میں حاسب موجود ہیں

۱۔ ضلع لسبیلہ : تحصیل کنراج
۲۔ ضلع تربت : تحصیل مند اور سب تحصیل بلیدہ
۳۔ ضلع گوادر : تحصیل جیونی اور سب تحصیل سنٹر
۴۔ ضلع پنجگور : سب تحصیل گچک

مندرجہ بالا خالی آسامیوں کو پُر کرنے کے لئے متعلقہ قواعد کے مطابق کارروائی کی جارہی ہے۔ اور کمشنر صاحبان کو ان آسامیوں کو تین ماہ کے اندر پر کرنے کے لئے ہدایات جاری کردی گئیں ہیں۔

سردار چاکر خان ڈومکی :۔ (ضمنی سوال) جناب والا! وزیر موصوف نے کہا ہے کہ ان اسامیوں کو تین ماہ کے اندر پر کرنے کی ہدایات جاری کی ہیں۔ کیا یہ تین ماہ تین سال تو نہیں ہوں گے؟

وزیر مال :۔ ہم نے جواب دے دیا ہے کوشش کریں گے کہ تین ماہ کے اندر ہوں تین سال نہیں ہوں گے۔

جناب اسپیکر اگلا سوال۔

نمبر۔ ۱۹۔ مسٹر حسین اشرف۔

کیا وزیر مال ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ ۔:۔
ضلع گوادر اور پنجگور میں موٹر وہیکل رجسٹریشن کا دفتر کب کھولا جائے گا۔

وزیر مال

ضلع گوادر اور پنجگور کے لیے گاڑیوں کے رجسٹریشن مارک جو کہ بالترتیب G-R اور P C ہیں حال ہی میں زیر جریدہ نمبر III-(7)(LWH)3-23-4 DF&E/ مورخہ ۲۵ مارچ ۱۹۸۹ء برائے اطلاع عام جاری ہو گئے ہیں۔

سالانہ میزانیہ مرتب کرنے کے بارے میں ہدایات کے بموجب ان ہر دو اضلاع کے لئے رجسٹریشن دفاتر قائم کرنے کے سلسلے میں ضروری عملہ قوم برائے عملہ دفتر وغیرہ کی فراہمی کے لئے دسمبر ۱۹۸۹ء میں محکمہ مالیات حکومت بلوچستان سے رجوع کیا جائیگا۔ اور محکمہ ہذا کی منظوری حاصل کرنے کے بعد متعلقہ دفاتر ہر دو مذکورہ بالا اضلاع میں کھولے جائیں گے۔

جناب اسپیکر اگلا سوال۔

نمبر ۳۶ مولانا فیض اللہ اخونزادہ

کیا وزیر مال از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ عرصہ ۸ سال سے مرغہ کبزئی کو تحصیل بنانے کی تجویز حکومت کے زیر غور ہے جس کا سروے اور تحصیل بنانے کی جگہ کا تعین بھی ہو چکا ہے۔

(ب) اگر جز و الف کا جواب اثبات میں ہے تو کیا مذکورہ تجویز پر تاحال عمل درآمد نہ ہونے کی کیا وجوہات ہیں۔

وزیر مال

(الف) یہ درست ہے۔ مرغہ کبزئی کو تحصیل نہیں بلکہ سب تحصیل بنانے کی تجویز گذشتہ چند سالوں

سے زیر غور ہے۔

(ب) نئے تحصیل / سب تحصیل بنانے کا طریقہ کار یہ ہے کہ کمشنر صاحبان عوام کے مفاد کی خاطر جہاں تحصیل / سب تحصیل بنانا چاہتے ہیں۔ وہ اس تجویز کو ریونیو بورڈ کو ارسال کرتے ہیں۔ ریونیو بورڈ اس تجویز کا ہر پہلو سے جائزہ لیتے کے بعد حکومت سے منظوری حاصل کرتا ہے سال ۱۹۸۷-۸۸ سنہ میں مرغہ کبزئی کو سب تحصیل بنانے اور اس کے عمل کے لئے منظوری کی تجویز محکمہ مالیات کو بھجوائی گئی تھی لیکن محکمہ ہذا نے منظوری نہیں دی۔

۵۰ ٭ میر جان محمد خان جمالی

کیا وزیر مال از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ

(الف) کیا یہ درست ہے کہ صوبہ بلوچستان میں انتقال اراضی پر مختلف ٹیکس وصول کیے جاتے ہیں۔ اگر جواب اثبات میں ہے تو ان ٹیکسوں کی تفصیل دی جائے۔

(ب) زرعی اراضی پر فی ایکڑ آبیانہ عشر اور زکوٰۃ کی شرح کس قدر ہے۔ تفصیل دی جائے۔

(ج) کیا حکومت عوام اور زمینداروں سے مذکورہ بالا نا ٹیکس آبیانہ عشر اور زکوٰۃ میں کسی یا کسی قسم کے ردوبدل کے سلسلہ میں اقدامات کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔ تفصیل دی جائے۔

وزیر مال

(الف) یہ درست ہے کہ انتقال اراضی پر مندرجہ ذیل فیس انتقالات بموجب نوٹیفکیشن محکمہ مال بلوچستان وصول کیئے جاتے ہیں۔

۱۔ اندراج بسلسلہ حصول حق یا مفاد منتقل شدہ بذریعہ رجسٹرڈ دستاویز یا بذریعہ عدالتی فیصلہ یا بذریعہ حکم آفیسر مال تقسیم۔ .. —— ۱۰

.. — ١٠

٢- اندراج انتقال وراثت - .. — ٥

٣- اندراج انتقال حق بذریعہ تملیک مالیتی دس ہزار تک .. — ٥٠

ایضاً دس ہزار سے زائد پر (ہر ہزار پر)

٤- اندراج انتقال حق بذریعہ تملیک (تحفہ) بحق جائز ورثہ یا تبادلہ مالیتی دس ہزار تک - .. — ٥ بعد ١/ روپیہ زائد فیس ہر ١٠٠ روپیہ مالیت

ایضاً دس ہزار سے اوپر ہر سو پر) ٥٠ — ٥ بعد ٥٠ پیسے زائد فیس ہر سو روپے مالیت پر

٥- اندراج انتقال حق یا مفاد بذریعہ تحفہ ماسوائے جائز ورثہ زرعی رقبہ ١٠٠٠٠ ہزار تک - .. — ٥ بعد ٣/ روپے زائد فیس " " " "

ایضاً ١٠٠٠٠ ہزار سے زائد پر - ٥٠ — ٥ بعد ٥٠/٢ روپے " " " "

٦- اندراج انتقال حق بذریعہ تصفیہ بحق جائز ورثہ بسلسلہ زرعی رقبہ دس ہزار تک - .. — ٥ بعد ١/ روپے " " " " "

دس ہزار سے زائد پر (ہر ہزار کے لئے) ٥٠ — ٥ بعد ٥٠ پیسے " " " " "

٧- اندراج انتقال حق ماسوائے مندرجہ بالا نمبر شمار ٢ تا ٦ مالیتی دس ہزار تک - .. — ٥ بعد ٥٠/٢ روپے " " " " "

دس ہزار سے زائد ہر ہزار پر ٥٠ — ٥ بعد ٢/ روپے " " " " "

(ب) علاوہ ازیں انتقال اراضی پر ٢ فیصد میونسپل ٹیکس بھی وصول کیا جاتا ہے۔

حکومت بلوچستان محکمہ اریگیشن / پاور ڈیپارٹمنٹ کے نوٹیفکیشن مورخہ کے مطابق درج ذیل آبیانہ وصول کیا جاتا ہے۔ مالا نڈی اریگیشن سکیم تحصیل پشین

۱۔	باغ۔ باغیچہ۔ باغات پھل دار۔ باغات انگور و سبزیات	۱۱۲ - ۲۶ فی ایکڑ
۲۔	تمباکو	۱۱۲ - ۲۶ 〃 〃
۳۔	کپاس	۱۱۲ - ۲۶ 〃 〃
۴	بھنگ، ادویات، خضاب، رنگسن کا مصالحہ، مصالحہ جات۔	
	تربوز خربوزہ۔ ریشہ ماسوائے کپاس۔	۱۱۲ - ۲۶ 〃 〃
۵۔	آئل تخم	۱۱۲ - ۲۶ 〃 〃
۶۔	کنول	۴۷ - ۸۸ 〃 〃
۷۔	گندم، جو	۴۷ - ۸۸ 〃 〃
۸۔	مکئی۔	۴۷ - ۸۸ 〃 〃
۹۔	مخصوص فصلات	۴۷ - ۸۸ 〃 〃
۱۰۔	باجرہ، چنا، گھاس	۴۷ - ۸۸ 〃 〃
۱۱۔	آبپاشی برائے ہل چلانے	۴۷ - ۸۸ 〃 〃

پٹ فیڈر کیرتھر کینال

۱۔	چاول	۳۹ - ۹۶ فی ایکڑ
۲۔	کپاس، چاول، تمباکو، خربوزہ	۳۴ - ۵۴ فی ایکڑ
۳۔	باغات - باغیچہ	۲۹ - ۵۳ 〃 〃
۴۔	سبزیات	۲۹ - ۵۳ فی ایکڑ
۵۔	بھنگ، ادویات، مصالحہ جات مرچ	۲۹ - ۵۳ 〃 〃
۶۔	آئل سیڈ	۲۴ - ۶۱ 〃 〃
۷۔	مکئی	۱۹ - ۶۸ 〃 〃

۸۔	دیگر فصلات	۲۱ - ۳۲	″ ″
۹۔	گندم، جو وغیرہ	۱۹ - ۶۸	″ ″
۱۰۔	چارہ	۱۳ - ۱۲	″ ″
۱۱۔	باجرہ، چنا دالیں	۱۴ - ۷۶	″ ″
۱۲۔	شجرکاری (دوامی)	۸ - ۲۰	″ ″
۱۳۔	آبپاشی برائے ہل چلانے	۴ - ۱۶	″ ″

نرخ آبیانہ طورمر غزا ایریگیشن سکیم، دام ننگی ایریگیشن سکیم (سی) سازو ایریگیشن سکیم (سی)، لونی ایریگیشن سکیم (سی) اپو نکا ایریگیشن سکیم (سی) ورحیم ایریگیشن سکیم (سی)، گاچھینا ایریگیشن سکیم (سی)، بی بی نارٹی ایریگیشن سکیم (سی)

۱۔	کپاس، چاول، تمباکو، خربوزہ	۳۴ - ۵۴	فی ایکڑ
۲۔	باغ، باغیچہ، سبزیات۔	۲۶ - ۵۳	″ ″
۳۔	دیگر تمام فصلات جو شیڈول میں شامل نہیں	۲۱ - ۳۲	″ ″

ادتھل، کنسٹرو، فلڈ ایریگیشن سکیم (لسبیلہ) ٹھٹھانی ایریگیشن سکیم (لسبیلہ) تمام فصلات — ۲۱ - ۳۲ ″ ″

لہڑی فلڈ ایریگیشن سکیم (کچھی) غازی فلڈ ایریگیشن سکیم (کچھی) تمام فصلات — ۲۱ - ۳۲ فی ایکڑ

عشر زکوٰۃ عشر پر صاحب نصاب سے اس کی زرعی پیداوار پر ۵ % کے حساب سے لازمی طور پر عائد ہر دو وصول کیا جاتا ہے۔ عشر کے لئے صاحب نصاب ۹۴۸ کلوگرام گیہوں یا دوسرے اجناس کی صورت میں اس کی قیمت کے برابر ہو جو زمین ٹیوب ویل سے کاشت ہوتی ہے۔ اس پر مالک

کو ۱/۲ حصہ اور بہر دو ذرائع آبپاشی کی صورت میں ۱/۴ حصہ کی چھوٹ ہے۔
زکوٰۃ کی کٹوتی براہ راست بنک میں ہوتی ہے -

(ج) فی الحال کوئی رد و بدل زیر غور نہیں ہے -

۲۔	کپاس	۴۱ - ۰۱	فی ایکڑ
۳۔	گنا	۸۲ - ۸۷	(پورے سال کے لئے
۴۔	گندم - جو		
۵۔	باغات	۲۳ - ۴۲	″ ″
۶۔	سبزیات	۶۲ - ۵۰	″ ″
(۷)	(الف) متفرق فصلات - دالیں - جوار، باجرہ، مکئی، کپاس وغیرہ	۱۷ - ۵۷	″ ″
	(ب) بھنگ - ادویات، خربوزہ، سویا بین، مرچ، آئل سیڈ		
	متفرق ربیع فصلات، چارہ، دالیں۔	۳۳ - ۲۰	″ ″
۸۔	اصلاح اراضی	۳۲ - ۸۱	″ ″
۹۔	جنگلات	۲۷ - ۳۵	آدھے سال کے

شجرکاری

(i)	خریف	۱۱-۷۲	فی ایکڑ
(ii)	ربیع	۱۱-۷۲	″ ″

حب ڈیم کینال

۱۔	چاول	۵۸ - ۷۸	″ ″
۲۔	کپاس	۶۱ - ۵۱	″ ″

۳۔	گنا	۲۴ – ۱۱۸ // //
۴۔	گندم جو وغیرہ	۱۵ – ۳۵ // //
۵	باغ۔ باغیچہ۔ کیلا۔ سبزیات	۷۵ – ۶۳ // //
۶۔	متفرق خریف فصلات و دالیں۔ جوار، باجرہ، مکئی، چارہ بھنگ، ادویات، خربوزہ، سویابین، مرچ۔ آئل سیڈ۔	۳۶ – ۲۶ // //
		۸۰ – ۴۹ // //
۷۔	متفرق فصلات، آئل سیڈ سرد موسم کے فصلات چارہ، دالیں، ربیع۔	۱۵ – ۳۵ // //

اصلاح اراضی

جنگلات	۰۲ – ۴۱ // //
شجرکاری خریف	۶۰ – ۱۷ // //
شجرکاری ربیع	۶۰ – ۱۷ // //

ناڑی کینال۔ اتا مسر دیلدی کی تحصیل باغوں رکی تحصیل) بنجو شدل خان تحصیل بیشین سیبو ہیڈ ورکس (پشین ضلع) بولان ڈیرہ کچھی ڈسٹرکٹ)

۱۔	گنا۔	۰۶ – ۶۴ فی ایکڑ

۱۰۸۔ میر محمد ہاشم شاہوانی

کیا وزیر مال از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ سال ۱۹۸۵ء میں تحصیل کنٹھی ضلع کچھی کے اصل زمینداروں کی اراضیات کاشتکاروں کو الاٹ کی گئی تھیں؟

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو مذکورہ الاٹیوں کے نام ولدیت اور کل اراضی

کی تفصیلات دی جائے نیز یہ الاٹمنٹ کس قانون کے تحت کی گئی اور اصل زمینداروں کو ان
کی زرعی اراضی کا کس قدر معاوضہ دیا گیا۔ تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

وزیر مال

یہ درست نہیں کہ سال ۱۹۸۵ء میں تحصیل گنڈھن ضلع کچھی کے اصل زمینداران کی ارضیات کاشتکاروں کو الاٹ کی گئی تھیں۔ بلکہ سال ۱۹۸۴ء میں نوٹیفیکیشن نمبری DSH - 8 - 33ء - 65 / LC-4395 مورخہ ۲۹ اکتوبر ۱۹۶۵ء زیر مارشل لاء ریگولیشن نمبر ۶۴ مجریہ ۱۹۵۹ء کے تحت انتقالات کیے گئے ہیں۔

چونکہ انتقالات کی کارروائی مارشل لاء ریگولیشن نمبر ۶۴ کے تحت عمل میں لائی گئی تھیں۔ مارشل لاء ریگولیشن نمبر ۶۴ کی اجراء کے وقت موجودہ سب تحصیل گنڈھن تحصیل ڈھاڈر کا حصہ تھا۔ اور تحصیل ڈھاڈر اس زمانے میں بلا بندوبست تھا۔ جب تحصیل ڈھاڈر کا بندوبست مکمل ہوا تھا تو بذریعہ نوٹیفیکیشن نمبری
LC - 4395 / 65 - 38 - 5 - DSH مورخہ ۲۹ اکتوبر ۱۹۶۵ مندرجہ بالا ریگولیشن تحصیل ڈھاڈر پر لاگو کیا گیا۔ اور زیر پیراگراف ۱۲ ایم ایل آر ۶۴ حقوق جاگیرداری بلا معاوضہ سلب کر لئے گئے۔ البتہ انتقالات سرکار کے نام درج کرنے تھے۔ مگر انتقالات سم الارض کے نام درج کئے گئے۔ مالکان سم الارض کو حقوق ملکیت سال ۱۹۸۴ء میں منتقل ہوئے۔ کیونکہ ریکارڈ بندوبست سب تحصیل گنڈھن کے مواضعات کے خانے میں ملکیت کے اندراجات میں اقوام شاہوانی و دیگر اقوام بروہوی جاگیردار درج ہیں۔ اور خانہ ملکیت میں ہی اقوام ابڑو وغیرہ کا اندراج بطور سم الارض درج ہیں۔ سب تحصیل گنڈھن کی زیر کشت اراضیات کے کل ۱۹
مواضعات ہیں جن کا کل رقبہ تعدادی ۳۲-۲-۵۸۹۵ ۲۳ ایکڑ اور افراد مالکان سم الارض ۲۲۴۰ ہیں۔

نوٹ:۔ نقل انتقالات بہت ضخیم ہے جو اسمبلی کی لائبریری میں رکھ دی گئی ہے اگر کوئی معزز رکن ملاحظہ کرنا چاہئیں۔ تو اسے لائبریری میں ملاحظہ کر سکتے ہیں۔

میر محمد ہاشم شاہوانی:- (ضمنی سوال) وزیر موصوف نے بتایا ہے کہ تحصیل کٹھن ضلع کچھی کے زمینداروں کو جو مارشل لاء ریگولیشن ۶۴ کے سم الارض تقسیم کی جائیں گی۔ میں اس سلسلے میں جاگیرداری کی وضاحت چاہتا ہوں۔

وزیر مال:- جناب اسپیکر! یہ درست نہیں کہ سال ۱۹۸۵ء میں تحصیل کٹھن ضلع کچھی کے اصل زمینداران کی اراضیات کاشتکاروں کو الاٹ کی گئی تھیں۔ بلکہ سال ۸۴ء میں نوٹیفکیشن نمبر سی، سی سی-۴۳۹۵/۶۵-۸۵۳ ڈی ایس ڈبلیو۔ مورخہ ۲۹ اکتوبر ۱۹۶۵ء زیر مارشل لاء ریگولیشن نمبر ۶۴ مجریہ ۱۹۵۹ء کے تحت انتقالات کیے گئے ہیں مارشل لاء ریگولیشن ۶۴ جیسا کہ جواب میں بیان کیا گیا ہے۔ ۱۹۶۵ء کے بعد تحصیل کٹھن میں لاگو کیا۔ مگر کسی انتظامی وجہ سے ۱۹۷۲ء سے پہلے اس پر عمل درآمد نہ ہو سکا پھر یہ بات سامنے آئی ہے۔ کہ ۱۹۷۲ء میں کہ زمین کی تقسیم قابل اعتراض ہو سکتی ہے مگر اس کے لئے ضروری ہے کہ صوبائی لینڈ کمیشن سے رجوع کریں۔ ہماری اطلاع کے مطابق یہ مسئلہ کسی نے نہیں اٹھایا ہے۔

میر محمد ہاشم شاہوانی:- جناب والا! ایک اور ضمنی سوال ہے جو انتقالات ہوئے ہیں جو سرکار کے نام درج ہونے تھے لیکن انتقالات سم الارض سے اپنے نام درج کیے گئے کیا یہ انتقالات حکومت سم الارض سے اپنے نام پر واپس درج کرائے گی۔؟

وزیر مال:- ہمارے پاس کوئی درخواست نہیں ہے جب آئیگی اس پر غور کریں گے اور سوچیں گے۔

میر محمد ہاشم شاہوانی:- جناب والا! اس سلسلے میں ایک اہم سوال یہ ہے کہ یہ ایک متنازعہ تحصیل ہے۔ وہاں متنازعہ زمین ہے۔ جس پہ کافی جانیں ضائع ہو چکی ہیں۔ اور جھگڑے کا اندیشہ ہے۔ جیسا کہ مارشل لاء ریگولیشن ۶۴ کے تحت جو کاشتکار سم الارض وہاں پہ تھے ان کاشتکاروں سے اب اپنے نام درج کرائیں جو حکومت کے نام پہ درج ہو رہے تھے میں نے اس سلسلے میں وزیر موصوف سے گذارش کی تھی کہ یہ زمینات کاشتکاروں کی بجائے سرکار کے نام درج ہونا تھی لیکن اب سم الارض کے نام درج کرائے گئے ہیں۔ کیا اب حکومت اپنے نام درج کرلے گی یا بدستور سم الارض پہ رہیں گے۔

وزیر مال:- جناب والا! میں نے جواب میں پوری وضاحت کر دی ہے معزز ممبر صاحب اس جواب کو پڑھیں۔ سال ۸۵ء میں تحصیل کٹھن میں اراضیات الاٹ کر دی گئی تھیں۔ جزو الف اور۔ ب کا جواب دے دیا گیا ہے۔

میر محمد ہاشم شاہوانی:- جناب اسپیکر! چونکہ وزیر صاحب کو اس علاقے کا کوئی پتہ نہیں ہے۔ یہ جواب مجھے دے رہے ہیں۔ میں اس سے مطمئن نہیں ہوں اگر وہ مجھے آفس میں موقعہ دیں تو میں تفصیل بتادونگا۔

وزیر مال:- مجھے اس چیز کے بارے میں پورا پتہ ہے اور علم ہے آپ جو بھی چیز پوچھنا چاہیں میں جواب دونگا۔

نواب محمد اسلم رئیسانی :- (ضمنی سوال) جناب والا ! میں یہ گذارش کرونگا جیسا کہ انہوں نے فرمایا کہ انتقالات سرکار کے نام درج کرنے تھے مگر انتقالات سم الارض کے نام درج کئے گئے۔ اب آپ ٹھیک کریں گے۔ یعنی سرکار کے نام اسی طرح انتقال کریں گے۔ جس طرح سم الارض کے نام انتقال ہوئے ہیں۔

وزیر مال :- جناب والا ! یہ نیا سوال ہے اس کا جواب بعد میں دونگا۔ اس کے علاوہ جو انہوں نے پوچھا تھا کہ زمینداروں سے لیکر کاشت کاروں کو دے دی ہیں۔ تو اس کی تفصیل ہم نے جواب میں دے دی ہے۔

***۱۱۹ میر محمد ہاشم شاہوانی**

کیا وزیر مال از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ

(الف) کیا یہ درست ہے کہ صوبہ میں اکثر سرکاری زمینوں پر لوگوں کا ناجائز قبضہ ہے۔

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے۔ تو حکومت ایسے غلط اقدامات پر کوئی کارروائی عمل میں کیوں نہیں لاتی نیز کیا ناجائز قبضہ ہٹانے کے لئے متعلقہ لوگوں کو کوئی معاوضہ دیا جاتا ہے یا نہیں ؟ تفصیل دی جائے۔

وزیر مال

(الف) یہ درست ہے کہ صوبہ کے مختلف اضلاع میں با اثر لوگوں نے سرکاری اراضیات پر ناجائز قبضہ کیا ہوا ہے۔ اس قسم کے ناجائز قبضے گذشتہ دور حکومت میں وسیع پیمانے پر ہوئے ہیں۔

بورڈ آف ریونیو۔ ان ناجائز قبضوں کی تفاصیل جملہ کمشنر صاحبان سے طلب کی ہیں۔ مطلوبہ کوائف حاصل ہونے کے بعد حکومت ان ناجائز قبضوں کے سلسلے میں مناسب حکم وضوابط کی روشنی میں جاری کرے گی۔

موجودہ حکومت نے سرکاری اراضی پر ناجائز قبضوں کا سختی سے نوٹس لیا ہے اور تمام ریونیو آفیسران کو ہدایت جاری کی گئی ہے۔ کہ وہ آئندہ کے لئے سرکاری اراضی پر کسی کو قبضہ کرنے کی اجازت نہ دے اور اگر کوئی تساہل برتا گیا تو متعلقہ افسر مال کے خلاف تادیبی کارروائی کی جاوے گی۔

(ب) جہاں تک تجاوزات ہٹانے کی بات ہے۔ تو جیسا کہ جزو (الف) میں کہا گیا ہے کہ حکومت کے فیصلے کے بعد یہ کہا جا سکے گا کہ ناجائز قابضین کو کوئی معاوضہ دیا جائے یا نہیں اصولاً وقانوناً ایسے اشخاص کو معاوضہ دینے کی بجائے ان کے خلاف کارروائی ہونی چاہیئے۔

میر محمد ہاشم شاہوانی :۔ (ضمنی سوال) جناب اسپیکر! ان ناجائز قبضوں کی تفاصیل جملہ کمشنر صاحبان سے جو طلب کی گئی ہے۔ معلوم نہیں کہ کب تک آپ کے پاس اس کے کوائف آئیں گے۔ وضاحت فرمائیں۔

وزیر مال :۔ جتنی جلد ممکن ہو سکے ہم اس کی تفصیل آپ کو دے دیں گے۔

میر محمد ہاشم شاہوانی :۔ جناب والا! میرا ایک اور ضمنی سوال یہ ہے کہ جیسا کہ جواب میں لکھا گیا ہے۔ گذشتہ دور حکومت میں وسیع پیمانے پر ناجائز قبضہ ہوئے ہیں اس کے علاوہ موجودہ حکومت کے دور میں ناجائز تجاوزات یا ناجائز قبضہ ہوئے ہیں یا ہو رہے ہیں۔ اس کے لئے حکومت انکے خلاف کیا کر رہی ہے۔

وزیر مال :- جناب والا! ایسی کوئی بات ہمارے علم میں نہیں آئی ہے اگر ہمارے علم میں آیا تو ان کے خلاف اقدام کریں گے۔

*۱۳۰۔ نواب محمد اسلم رئیسانی

کیا وزیر مال از راہ کرم مطلع فرمائیں گے۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ صوبہ میں اراضیات کے سروے (Survey) ، سٹیلمنٹ (Settlement) اور ری سٹیلمنٹ (Re. settlement) کے سلسلے میں بورڈ آف ریونیو نے مختلف اوقات میں درج ذیل گزٹ نوٹیفکیشن جاری کئے ہیں۔

۱۔ نوٹیفکیشن نمبر ۱۱۲-۱۴/۴۷/ریونیو مورخہ ۳۱ اکتوبر ۱۹۸۱ء

۲۔ 〃 〃 〃 ۱۸۰-۱۴/۸۴/ریونیو مورخہ ۲۸ اکتوبر ۱۹۸۸ء

۳۔ 〃 〃 〃 مورخہ ۸ نومبر ۱۹۸۱ء۔

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ بالا نوٹیفکیشن کے علاوہ ایک اور نوٹیفکیشن نمبر ۴۰-۹-۸/۸۷ مورخہ ۱۵ مارچ ۱۹۸۹ء بھی کیا گیا ہے۔ جس میں سرکاری یا ریاست کی اراضیات کے لئے الاٹمنٹ کا طریقہ کار وضع کیا گیا ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ حکومت کے پاس کوئی جواز موجود نہیں ہے کہ بلا بہبودہ اراضیات سرکاری ملکیت ہیں کیونکہ بلوچستان قطعی طور پر ایک قبائلی صوبہ ہے اور جن اراضیات پر مختلف قبائل آباد ہیں۔ اور وہ اراضیات ان کے تصرف میں ہیں جن میں آباد غیر آباد اور بنجر تینوں قسم کی اراضیات آتی ہیں۔ یہ قبائل کی روایتی ملکیت تصور کی جاتی ہیں؟

(د) اگر جزو (الف تا ج) کا جواب اثبات میں ہے۔ تو کیا ان روائتی مقبوضہ اراضیات جو قبائل کے

پاس پشت در پشت چلی آرہی ہیں۔ کو کسی اور کے نام کرنے یا سرکاری تحویل میں لینے سے قبائل کے مابین بے چینی بداعتمادی اور اضطراب پیدا نہیں ہوگا۔

وزیر مال

(الف) ہاں یہ درست ہے کہ جناب آغا ناصر علی خان ممبر دوئم بورڈ آف ریونیو کے دستخط سے ایک نوٹیفکیشن مورخہ ۳۱ - ۱۰ - ۸۱ کو جاری ہوا یہ نوٹیفکیشن زیر دفعہ ۱۱۶ بلوچستان لینڈ ریونیو ایکٹ ۱۹۶۷ جاری ہوا اور اس میں مندرج حکم کے تحت تحصیل کوئٹہ کے محلات نمبر ۱ ۔ خشکابہ پیلین زئی نمبر ۲ پختون درہ نمبر ۳ : مری آباد نمبر ۴ سید آباد اور نمبر ۵ : تختانی میں بندوبست اراضی و تیاری اشتمالات حقیقت کا حکم درج تھا۔
نیز سیکشن ۴۰ بلوچستان لینڈ ریونیو ایکٹ کے تحت شہر کوئٹہ کے ۲۴ وارڈ کے پیمائش کرنے کے بارے میں اور اشتمالات حقیقت تیار کرنے کے بارے میں بھی اسی نوٹیفکیشن میں حکم درج تھا۔

(ii) یہ بھی درست ہے کہ جناب سلیم مرتضیٰ صاحب ممبر بورڈ آف ریونیو بلوچستان کے دستخط سے ایک نوٹیفکیشن مورخہ ۲۸ - ۲ - ۱۹۸۶ء کو جاری ہوا اس کے اندر یہ حکم درج تھا کہ (ماسوائے شہر کوئٹہ کے) تمام تحصیل کوئٹہ کے مواضعات میں بندوبست اراضی تیاری اشتمالات حقیقت کا کام شروع کر دیا جائے یہ نوٹیفکیشن زیر دفعہ ۱۱۶ بلوچستان لینڈ ریونیو ایکٹ جاری کیا گیا تھا۔

(iii) یہ بھی درست ہے کہ جناب محمد یوسف چوہدری کے دستخط سے مورخہ ۸ - ۱۱ - ۸۷ کو ایک نوٹیفکیشن زیر دفعہ ۴۰ بلوچستان لینڈ ریونیو ایکٹ جاری ہوا اس میں یہ حکم درج تھا کہ (ماسوائے شہر کوئٹہ کے) تمام مواضعات تحصیل کوئٹہ میں بندوبست اراضی و تیاری

اشتمالات حقیقت کا کام شروع کر دیا جائے۔ اسی نوٹیفکیشن کے ذریعہ سے اولین نوٹیفکیشن مورخہ ۲۷-۱۰-۸۶ کو منسوخ کر دیا گیا۔

(ب) یہ درست ہے کہ جناب عاشق صدیقی صاحب کے دستخط سے ایک نوٹیفکیشن مورخہ ۱۵-۳-۸۸ کو جاری ہوا اس نوٹیفکیشن میں اُن تمام شہری و دیہی اراضیات جو اب تک ملکیت سرکار قرار دی جا چکی ہیں کے الاٹ کرنے کا طریقہ کار درج ہے۔

(ج) بلا بیموده غیر آباد اراضیات جن کو بیرون از لائن اراضیات بھی کہا جاتا ہے کے بارے میں قانونی پوزیشن کی چھان بین کی گئی ہے۔ موجودہ ہدایت کے رُو سے اس قسم کی اراضیات کے بارے میں سرکار کو مناسب فیصلہ کرنے کا اختیار ہے مغربی پاکستان بورڈ آف ریونیو ایکٹ کے دفعہ ۴ کے تحت اور ڈوڈگی کی سیٹلمنٹ مینول کو سامنے رکھتے ہوئے یہ فیصلہ بورڈ آف ریونیو اور متعلقہ بندوبست آفیسر بوقت بندوبست کریں گے۔ اگر سرکار یا کوئی زمیندار عملہ بندوبست کے کسی اندراج سے ناراض ہو تو وہ بندوبست آفیسر کو اور پھر اس کے خلاف عدالت کمشنر صاحب کو اور پھر ان کے روبرو بورڈ آف ریونیو چارہ جوئی کا حق رکھتا ہے۔ لہٰذا چونکہ متاثرہ فریقین کو بصورت ناراضگی حق اپیل دیا گیا ہے اس لئے عملہ بندوبست کی کاروائی کے خلاف کسی جائز بے چینی کے امکانات نہیں ہیں۔ اس کے علاوہ بلوچستان اور پاکستان کے بیشتر علاقوں میں پہلے ہی کئی بندوبست اراضی ہو چکے ہیں۔ جن کے دوران بلا بیموده غیر آباد اراضی کا تصفیہ حالات کے مطابق طے کیا جاتا رہا ہے اگر یہ عمل بالکل نیا ہوتا یا پہلی بار سامنے آرہا ہوتا تو باعث تشویش ہوتا۔

نواب محمد اسلم رئیسانی بمہ (ضمنی سوال) جناب والا! وزیر موصوف نے جو جواب دیا ہے کہ سرکاری کو مناسب کارروائی کے اختیارات ہیں۔ یہ مناسب کارروائی کیا ہو سکتی ہے اس کی وضاحت کریں۔

وزیر مال :۔ جناب والا! سرکار کو مناسب فیصلہ کرنے کا اختیار ہے مغربی پاکستان بورڈ آف ریونیو ایکٹ کی دفعہ ۴ کے تحت اور ڈی ڈی کو سٹیلمنٹ مینول کو سامنے رکھتے ہوئے یہ فیصلہ بورڈ آف ریونیو اور متعلقہ بندوبست آفیسر کو اور پھر اس کے خلاف عدالت کمشنر صاحب کو اور پھر ان کے روبرو بورڈ آف ریونیو چارہ جوئی کا حق رکھتا ہے۔ لہذا چونکہ متاثرہ فریقین کو بصورت ناراضگی حق اپیل دیا گیا ہے اس لئے عملہ بندوبست کی کارروائی کے خلاف کسی جائز بے چینی کے امکانات نہیں ہیں۔

نواب محمد اسلم رئیسانی :۔ جناب والا! میں عرض کرنا چاہونگا۔ اپنے سوال کے حوالے سے جیسا کہ آپ نے اپنے جواب میں فرمایا ہے کہ مناسب کارروائی کرتے کا اختیار ہے تو آیا ہے یہ جو بنجر ناممکن زمین شکل سے کاشت کی جاتی ہیں اس کی میں آپ کو یہ مثال دونگا جیسے موجودہ بائی وے جو ۹۰ فیصد بنجر اور ناممکن زمینوں سے گذاری گئی ہے۔ کیا آپ نے لوگوں کو کمپنسیٹ کیا ہے۔

وزیر مال :۔ جو غیر پیموده زمین ہیں جیسا کہ موجودہ وقت میں فیصلہ میں ہیں اور اسے ہم استعمال کر رہے ہیں۔ وہاں جو سرکار کی زمین رہ جاتی ہے۔ اس کے علاوہ کوئی دعویٰ کرے گا کہ یہ ہماری زمین ہے تو اسے اس کے لئے قبضہ جات وغیرہ پیش کرتے ہونگے۔ تو اس پر ہم ان کا فیصلہ کریں گے۔ اس کے علاوہ باقی زمینیں سرکار کی تصور کی جاتی ہیں۔

نواب محمد اسلم رئیسانی :۔ جناب والا! میری عرض ہے کہ جو بنجر اور غیر ممکن زمینیں ہیں جن کو سرکار عوامی فائدے کے لئے استعمال میں لانا چاہتی ہے۔ اور جیسا کہ آپ نے فرمایا

کہ یہ زمینیں سرکار کی تصور کی جاتی ہیں۔ اگر ان بنجر زمینوں کے لئے کوئی اپنا کلیم داخل کرے تو کیا آپ اسے کمپنسیٹ (Compensate) کریں گے۔ یا نہیں۔؟

وزیر مال :- جناب والا! اگر وہ اپنا حق ثابت کریں۔ تو ہم انہیں کمپنسیٹ (Compensate) کریں گے۔

جناب سپیکر اگلا سوال میر جان محمد خان جمالی صاحب کا ہے۔

۱۰۰ :- میر جان محمد خان جمالی

کیا وزیر مالیات ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ

(الف) کیا یہ درست ہے۔ کہ سرکاری ملازمین کی تنخواہوں سے ماہانہ جی پی فنڈ (G.P.Fund) اور بنیولینٹ فنڈ (Benevolent Fund) کی ایک خطیر رقم کی کٹوتی ہوتی ہے۔

(ب) اگر جزو الف کا جواب اثبات میں ہے۔ تو اس رقم کا استعمال کس طرح سے ہوتا ہے۔ نیز کیا اس کا فائدہ غریب ملازمین کو بھی ہوتا ہے۔ تفصیل دی جائے۔

وزیر مالیات -

جی پی فنڈ :- یہ درست ہے کہ ہر ملازم سے ہر ماہ ایک مخصوص رقم برائے جی پی فنڈ کٹوتی کی جاتی ہے۔ شرح کٹوتی کی گوشوارہ ملاحظہ ہو صفحہ نمبر ۱۲

دراصل جی پی فنڈ کی مد میں جتنی بھی رقم جمع ہوتی ہے وہ سرکاری ملازمین کی اپنی ہی رقم ہوتی ہے جس پر حکومت کی طرف سے سالانہ منافع کا بھی اضافہ کیا جاتا ہے۔

دورانِ ملازمت کوئی بھی ملازم کسی بھی وقت اپنی ضرورت کے مطابق اپنی جمع شدہ رقم سے قواعد کے مطابق رقم نکلوا سکتا ہے۔ اور نکلوائی گئی رقم کو آسان اقساط کی صورت میں واپس کرتا ہے۔

ملازمت سے سبکدوشی کی صورت میں یہ تمام رقم متعلقہ سرکاری ملازم کو یکمشت ادا کی جاتی ہے۔

بہبود فنڈ (Benevolent Fund)

یہ درست ہے کہ بہبود فنڈ کی حد میں تمام سرکاری ملازمین کی تنخواہ سے شرح کے مطابق ماہانہ کٹوتی کی جاتی ہے۔ اس سلسلے میں سرکاری ملازمین جو کہ گریڈ ایک سے پندرہ تک کم سے کم ایک روپیہ اور زیادہ سے زیادہ پانچ روپے تک کٹوتی کی جاتی ہے۔ جبکہ گریڈ سولہ سے اُوپر کے ملازمین سے ایک ٪ فیصد شرحِ تنخواہ کا حصہ اور زیادہ سے زیادہ بیس (۲۰) روپے ماہوار کٹوتی کی جاتی ہے۔

جمع شدہ رقم میں سے سرکاری ملازمین کو درج ذیل حالات میں باقاعدگی سے گزارہ الاؤنس وغیرہ دیا جاتا ہے۔

۱) اگر کوئی ملازم دوران ملازمت فوت ہو جاتا ہے۔ تو اس کی بیوہ کو دس سال تک متوفی کی شرح تنخواہ کے مطابق ماہانہ گزارہ الاؤنس دیا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ ایسے ملازمین کے بچوں کو تعلیم کے لئے ماہانہ وظائف کے علاوہ یکمشت رقم کتابوں کی خریداری کے لئے بھی دی جاتی ہے۔

۲) اگر کوئی ملازم دوران ملازمت میڈیکل بورڈ کی سفارشات کے مطابق مزید ملازمت کے لئے نااہل/ ناکارہ قرار دے دیا جاتا ہے۔ تو اسکو دس (۱۰) سال تک اس کی تنخواہ کی شرح کے مطابق بہبود فنڈ سے ماہانہ گزارہ الاؤنس دیا جاتا ہے۔

۳) اگر کوئی ملازم دوران ملازمت کسی حادثہ سے دوچار ہو جائے تو اس کے لواحقین کو متوفی کی شرحِ تنخواہ کے مطابق بارہ (۱۲) ماہ کی یکمشت رقم ادا کی جاتی ہے۔

ان مراعات کے علاوہ بہبود فنڈ بورڈ کو یہ اختیار حاصل ہے کہ کسی بھی سرکاری ملازم کو تنگدستی بیماری یا اور کسی مجبوری کے باعث بہبود فنڈ سے رقم ادا کر سکتا ہے۔

(۳) مذکورہ فنڈ سے کسی بھی سرکاری ملازم کو اس کے لواحقین کی وفات پر یکمشت مقررہ مالی امداد دی جاتی ہے ۔ اسی طرح سے کسی سرکاری ملازم کو اپنی یا اولاد کی شادی کے موقع پر بہبود فنڈ سے مخصوص رقم دی جاتی ہے

(۴) ایسے ملازمین کی بیواؤں کو بھی گذارہ الاؤنس دیاجاتا ہے جو اپنی مدت ملازمت سے سبکدوشی کے پانچ سال کے اندر فوت ہو جائیں. اور یہ امدادی رقم ۷ سال تک انکی بیواؤں کو دی جاتی ہے ۔
مندرجہ بالا اعانت کے علاوہ غریب اور کم آمدنی پانے والے ملازمین کی بہبود کے لئے مذکورہ فنڈ سے سریاب میکسٹائل ملز اور اسکے ملحقہ اراضی خریدی گئی ہے تاکہ غریب ملازمین کی رہائش کے لئے مکانات تعمیر کئے جائیں گے ۔ اور اس پر صرف کی گئی رقم آسان اقساط پر وصول کی جائیں گی ۔

میر جان محمد خان جمالی (ضمنی سوال) جناب اسپیکر ! سوال میں جو ذکر کیا گیا ہے کہ حکومت کی طرف سے سالانہ منافع جی پی فنڈ پر دیا جاتا ہے یعنی جو فائدہ دیا جاتا ہے ۔ میں اسے منافع نہیں کہتا یہ اندازاً کتنا بنتا ہے ؟

وزیر مال جناب والا ! جی پی فنڈ پہ جو منافع دیا جاتا ہے ۔اس کی شرح اس وقت گیارہ سے چودہ فیصد تک ہے ۔

میر جان محمد خان جمالی (ضمنی سوال) میں مولانا صاحب سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ اس وقت بہبود فنڈ کی جو ڈسٹری بیوشن یعنی تقسیم ہوتی ہے کیا اس کے لیے کوئی ممبران مقرر ہیں ۔میرا مطلب ہے صوبائی لیول ڈویژنل لیول یا ڈسٹرکٹ لیول پر آپ متعین کرتے ہیں ؟

وزیر مالیات۔ اپنے سوال کی وضاحت فرمائیں۔

میر جان محمد خان جمالی۔ جناب اسپیکر! آپ کے وساطت سے میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ بینوویلینٹ فنڈ کو ریلیز کرتے ہیں۔ اس کے لئے کوئی ویریفیکیشن (Verification) اتھارٹی (Authority) ہے صوبائی ڈویژنل یا ضلعی سطح پر جو بہبود فنڈ کی تقسیم کی اجازت دیتی ہو؟

وزیر مالیات۔ جناب اسپیکر! بہبود فنڈ کے مختلف حالات ہوتے ہیں بعض حالات میں بورڈ کی رپورٹ کی ضرورت ہوتی ہے۔ جس کی بنیاد پر امداد دی جاتی ہے یہ بورڈ چیف سیکرٹری سیکریٹری ایس اینڈ جی اے ڈی محکمہ متعلقہ کے سیکریٹری پر مشتمل ہوتا ہے۔ اس کے لئے۔

میر جان محمد خان جمالی۔ جناب اسپیکر! کیا حکومت بلوچستان میں اس بورڈ میں نچلی لیول پر یعنی ڈویژنل اور ڈسٹرکٹ سطح پر سرکاری ملازمین بھی ہیں؟

وزیر مالیات۔ جناب اسپیکر۔ اس بورڈ کو اختیار حاصل ہے۔ وہ سرکاری ملازمین کی بیماری یا جو صورت بھی ہو۔ ان کی صوابدید کے مطابق فنڈ دیا جاتا ہے۔

میر جان محمد خان جمالی۔ جناب والا! میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں بینوولینٹ فنڈ بورڈ کی حیثیت صوبائی لیول پر ہے مثلاً گوادر کے سرکاری ملازمین کو آپ پوچھتے ہیں؟ اس کے علاوہ اسکالر شپ ریٹس دیئے گئے ہیں۔ اس وقت ۱۹۸۹ء ہے۔ اسکالرشپس کے ریٹس بہت پرانے ہیں

سرکاری ملازمین کی معاشی مشکلات کے پیش نظر یہ کم ہیں۔ مثلاً پرائمری کے بچے کو بیس روپے سالانہ دیا جاتا ہے۔ کیا اس میں اضافہ کیا جائیگا؟ نیز ایم اے اور ایم ایس سی کے طلباء کو بھی بینوولینٹ فنڈ سے دیئے جانے والے وظیفوں میں اضافہ کیا جائیگا۔

وزیر خزانہ:۔ جناب اسپیکر۔ اس بارے میں بھی میں نے عرض کیا تھا کہ مختلف حالات ہوتے ہیں جن کے تحت سرکاری ملازمین کو بہبودی فنڈ سے امداد دی جاتی ہے۔ ان میں اور نچلے درجے دونوں قسم کے سرکاری ملازمین شامل ہیں۔ یہ ان کا حق بنتا ہے۔ بعض صورتوں میں خاص قاعدے اور قوانین ہیں۔ جناب والا! ایسی صورت میں ان کے تحت مذکورہ فنڈ دینے کا فیصلہ کرتے ہیں۔

میر جان محمد خان جمالی۔ کیا بینوولینٹ فنڈ کے ریٹس میں ان کے تحت وظیفوں کے ریٹس میں اضافہ کرنے کا ارادہ ہے؟

وزیر مالیات:۔ جناب والا! ہم اپنے وسائل کے مناسبت کیوں نہیں کریں گے؟

رخصت کی درخواستیں

جناب اسپیکر۔ اب سیکرٹری اسمبلی رخصت کی درخواستیں ایوان میں پیش کریں گے

مسٹر اختر حسن خان۔ (سیکریٹری اسمبلی) مولوی غلام مصطفےٰ صاحب وزیر تعلیم اپنی ذاتی مصروفیات کی بنا پر آج کے اجلاس میں شرکت نہیں کر سکتے۔ لہٰذا درخواست کرتے ہیں کہ ان کو آج رخصت دی جائے۔

جناب اسپیکر۔ سوال یہ ہے کہ رخصت منظور کی جائے ؟

(رخصت منظور کی گئی)

سکریٹری اسمبلی۔ حاجی سید محمد نو تیزئی صاحب کی درخواست آئی ہے کہ وہ طبیعت خراب ہونے کے باعث آج کے اجلاس میں شریک نہیں ہو سکتے ہیں۔ لہٰذا ان کے حق میں آج کی رخصت منظور کی جائے۔

جناب اسپیکر۔ سوال یہ ہے کہ رخصت منظور کی جائے۔

(رخصت منظور کی گئی)

مولوی عصمت اللہ (وزیر مالیات) جناب اسپیکر! آپ کی اجازت سے میں عوامی اہمیت کے حامل ایک واقعہ کی طرف آپ کی وساطت سے معزز ممبران کے سامنے بیان دینا چاہتا ہوں۔ وہ یہ ہے کہ:-

ہمارے حلقہ انتخاب موضع گوال اسماعیل زئی کے علاقہ میں تباہ کن ژالہ باری ہوئی دس میل کا ایریا مکمل طور پر تباہ ہو گیا ہے۔ اس سلسلہ میں میں نے انتظامیہ کے افسران کو ہدایت کی

ہے۔ ان سے ریکویسٹ کی ہے کہ وہ موقع پر جا کر ملاحظہ کریں۔ اور صورت حال کے متعلق رپورٹ پیش کریں۔ اسلامیہ کے افسران کی رپورٹ ہے کہ دس میل کا ایریا مکمل طور پر تباہ ہوا ہے۔ رستے کا درختوں کے پتے تک بھی نہیں رہے ہیں۔ انہوں نے سفارش کی ہے کہ اس علاقہ کو آفت زدہ قرار دیا جائے

جناب اسپیکر۔ اس صورت حال کے تحت میں معزز ایوان کے علم میں یہ لانا چاہتا ہوں اور اپنی حکومت سے گذارش کرتا ہوں اور مسئلہ پر ہمدردانہ غور کرنے کی اپیل کرتا ہوں۔

جناب اسپیکر۔ معزز اراکین کو عصر کی نماز کے لئے پندرہ منٹ کا وقفہ دیا جاتا ہے۔

(چھ بجکر پینتالیس منٹ پر اجلاس ملتوی ہو گیا اور دوبارہ)

(چھ بجکر پچپن منٹ پر زیر صدارت جناب اسپیکر شروع ہوا)

پاکستان نرسنگ کونسل کے لئے ایک خاتون رکن کا انتخاب۔

جناب اسپیکر۔ اب پاکستان نرسنگ کونسل کے لئے ایک خاتون رکن کا انتخاب ہوگا۔

جام میر محمد یوسف وزیر صنعت وحرفت۔ جناب اسپیکر۔ میں اس کے لئے بیگم حکیم لچھمن داس کا نام تجویز کرتا ہوں۔

مسٹر بشیر مسیح۔ جناب اسپیکر۔ میں اس نام کی تائید کرتا ہوں۔

مسٹر محمد صادق عمرانی۔ جناب اسپیکر۔ میں پاکستان نرسنگ کونسل کے لئے محترمہ رضیہ کا نام تجویز کرتا ہوں۔

حاجی نور محمد صراف ۔ میں ان کے نام کی تائید کرتا ہوں ۔

جناب اسپیکر ۔ بیگم حکیم لچھمن داس کے حق میں جو معزز اراکین ہیں وہ اپنے ہاتھ کھڑے کریں ۔

(بارہ اراکین نے ان کے حق میں ہاتھ اٹھائے)

جناب اسپیکر ۔ اب جو معزز اراکین بیگم رضیہ رب صاحبہ کے حق میں ہیں وہ اپنے ہاتھ کھڑے کریں ۔

(پانچ اراکین نے ہاتھ کھڑے کیئے)

جناب اسپیکر ۔ ایوان کی اکثریت سے بیگم حکیم لچھمن داس صاحبہ پاکستان نرسنگ کونسل کے لیئے منتخب ہوگئی ہیں ۔

مسٹر محمد صادق عمرانی ۔ جناب اسپیکر ! کیا اس سے پہلے بیگم حکیم لچھمن داس نے ریکویسٹ (request) کی ہے ؟ کیونکہ وہ خود اس ایوان میں موجود نہیں ہیں ۔ کیا وہ اس عہدہ کے لیئے تیار ہیں ؟ ان کی موجودگی ضروری تھی ۔

مسٹر ارجن داس بگٹی جناب اسپیکر ۔ بیگم حکیم لچھمن داس صاحبہ بوجہ علالت آج ہاؤس میں موجود نہیں ہیں تاہم وہ اس کے لیئے بالکل تیار اور رضامند ہیں لہذا میں ایوان کو اسکی پوری تسلی دیتا

ہوں ۔

جناب اسپیکر ۔ بیگم حکیم لچھن داس صاحبہ کو پاکستان نرسنگ کونسل کے لئے منتخب قرار دیا جاتا ہے ۔

(تحسین ...)

بیگم رضیہ رب ۔ جناب اسپیکر ۔ میں اپنی طرف سے بیگم حکیم لچھن داس کی خدمت میں ہدیہ تبریک پیش کرتی ہوں ۔ کہ وہ اس ہاؤس سے پاکستان نرسنگ کونسل کے لئے بلوچستان سے نمائندہ منتخب ہوئی ہیں میری نیک خواہشات ان کے ساتھ ہیں ۔ خدا کرے کہ وہ پاکستان نرسنگ کونسل میں اس صوبے کی بہتر نمائندگی کر سکیں ۔ (تحسین و آفرین)

قانون سازی

بلوچستان سرکاری ملازمین کا (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ ۱۹۸۹ء

(مسودہ قانون نمبر ۵ ۔ مصدرہ ۱۹۸۹ء)

جناب اسپیکر ۔ وزیر متعلقہ مسودہ قانون نمبر ۵ کے بارے میں اپنی تحریک پیش کریں ۔

جام میر محمد یوسف ۔ وزیر صنعت و حرفت ۔ جناب اسپیکر ۔ آپ کی اجازت سے میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ بلوچستان سرکاری ملازمین کے (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ ۱۹۸۹ء (مسودہ قانون نمبر ۵ مصدرہ ۱۹۸۹ء) کو فی الفور زیر غور لایا جائے ۔

جناب اسپیکر ۔ تحریک یہ ہے کہ بلوچستان سرکاری ملازمین کے (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ ۱۹۸۹ء (مسودہ قانون نمبر ۵ مصدرہ ۱۹۸۹ء) کو فی الفور زیر غور لایا جائے۔

(تحریک منظور کی گئی)

جناب اسپیکر ۔ وزیر موصوف مسودہ قانون پر روشنی ڈالیں گے؟

وزیر صنعت وحرفت ۔ جناب اسپیکر صاحب۔ جس طرح بلوچستان کے سرکاری ملازمین کے اس ایکٹ مجریہ ۱۹۸۹ء کو اسمبلی میں پیش کیا جا رہا ہے۔ میں واضح کرونگا کہ فیڈرل شریعت کورٹ نے ایک فیصلہ دیا تھا کیونکہ اس سلسلہ میں ایکٹ ۱۹۸۸ء کے تحت مسئلہ یہ تھا کہ پچیس سال سروس کے بعد سول ملازمین کو بیدردی سے نکالا جاتا تھا اور انہیں ایک خاص نوٹس پیش نہیں کیا جاتا تھا۔ میں اس کی ڈیفینیشن پیش کر رہا ہوں۔ اس ترمیم میں درج ہے کہ

بلوچستان کے سرکاری ملازمین کے ایکٹ مجریہ ۱۹۷۴ء کے سیکشن ۱۳ کے ذیلی دفعہ (۲) میں سیمی کولن اور لفظ "یا" بدل دیئے جائیں گے اور اس کے بعد مندرجہ ذیل شرط کا اضافہ ہوگا۔ یعنی :۔ "کسی سرکاری ملازم کو دفعہ (۲) کے مطابق سبکدوش نہیں کیا جائیگا۔ جب تک اسے حاکم مجاز کی طرف سے کی جانے والی کارروائی سے تحریری طور پر مطلع نہ کر دیا گیا ہو اور اس کے خلاف کی جانے والی کارروائی کے سلسلے میں اسے اظہار وجوہ کا مناسب موقع نہ دیا گیا ہو۔

جناب والا! شریعت کورٹ کے فیصلہ میں یہ درج تھا جیسے میں مختصراً عرض کرونگا۔ کہ اسلام اور قرآن کے برعکس کوئی قوانین نہ ہوں۔ لہذا ہم یہ بل شرعی عدالت کے فیصلہ کی روشنی میں اسمبلی میں پیش کر رہے

ہیں چونکہ اسمبلی بلوچستان کا سیشن ہو رہا ہے۔ ہم چاہتے ہیں کہ مذکورہ آرڈیننس مجریہ ۱۹۸۹ء کو منسوخ کیا جائے۔

جناب اسپیکر۔ وزیر موصوف کی تشریح کے بعد اب اس مسودہ قانون کو کلاز وار لیا جائیگا۔ وزیر متعلقہ اپنی تحریک پیش کریں۔

جناب اسپیکر۔ اب مسودہ قانون کو کلاز وار لیا جائے گا۔ وزیر متعلقہ اپنی تحریک پیش کریں۔

وزیر صنعت و حرفت۔ جناب والا! میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ کلاز نمبر ۲ کو مسودہ قانون ہذا کا جزو قرار دیا جائے۔

جناب اسپیکر تحریک یہ ہے کہ کلاز نمبر ۲ کو مسودہ قانون ہذا کا جزو قرار دیا جائے؟

(تحریک منظور کی گئی)

وزیر صنعت و حرفت۔ جناب اسپیکر میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ کلاز نمبر ۳ کو مسودہ قانون ہذا کا جزو قرار دیا جائے۔

جناب اسپیکر۔ تحریک یہ ہے کہ کلاز نمبر ۳ کو مسودہ قانون ہذا کا جزو قرار دیا جائے؟

(تحریک منظور کی گئی)

جناب اسپیکر۔ اگلی تحریک

وزیر صنعت و حرفت جناب اسپیکر! میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ تمہید مسودہ قانون ہذا کی تمہید ہوگی۔

جناب اسپیکر۔ تحریک یہ ہے کہ تمہید مسودہ قانون ہذا کی تمہید ہوگی۔

(تحریک منظور کی گئی)

وزیر صنعت و حرفت۔ جناب اسپیکر! میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ مختصر عنوان اور نفاذ مسودہ قانون ہذا کا مختصر عنوان و نفاذ کہلائے گا۔

جناب اسپیکر۔ تحریک یہ ہے کہ مختصر عنوان اور نفاذ مسودہ قانون ہذا کا مختصر عنوان و نفاذ کہلائے گا۔

(تحریک منظور کی گئی)

جناب اسپیکر۔ اگلی تحریک!

وزیر صنعت و حرفت۔ جناب اسپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں۔ کہ بلوچستان سرکاری ملازمین کے (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ ۱۹۸۹ء مسودہ قانون نمبر ۵ مصدرہ ۱۹۸۹ء کو

منظور کیا جائے۔

جناب اسپیکر :۔ تحریک یہ ہے کہ بلوچستان سرکاری ملازمین کے (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ ۱۹۸۹ء مسودہ قانون نمبر ۵ مصدرہ ۱۹۸۹ء کو منظور کیا جائے۔

(تحریک منظور کی گئی)

جناب اسپیکر :۔ بلوچستان سرکاری ملازمین کا (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ ۱۹۸۹ء کو مسودہ قانون نمبر ۵ مصدرہ ۱۹۸۹ء منظور ہوا۔

جناب اسپیکر میر محمد اکرم بلوچ معزز اراکین! اسمبلی کا اجلاس مورخہ ۱۵ جون ۱۹۸۹ء سے شروع ہو کر آج مورخہ ۶ جولائی ۱۹۸۹ء کو اختتام پذیر ہو رہا ہے۔ موجودہ اجلاس کے دوران اسمبلی کی کارکردگی کی بابت عرض ہے کہ اسمبلی کا اجلاس کل ۲۷ دن جاری رہا جن میں سے اسمبلی نے ۲۰ دن کام کیا جبکہ ۷ دن کوئی کارروائی نہیں ہوئی۔ جس میں عید وار تعطیلات بھی شامل ہیں۔۔ اس اجلاس کے دوران اسمبلی نے سالانہ میزانیہ بابت سال ۹۰ - ۱۹۸۹ء اور ضمنی میزانیہ بابت سال ۸۹-۱۹۸۸ء کی منظوری دی۔ اسمبلی میں ۹ مسودات قانون پیش اور منظور ہوئے۔ علاوہ ازیں متعدد آڈٹ رپورٹیں بھی پیش ہوئیں۔

غیر سرکاری اراکین کی جانب سے ۹ قراردادیں پیش ہوئیں۔ جن میں سے اسمبلی نے ۵ قراردادیں منظور کیں جبکہ ۱۰۱ سوالات دریافت کئے گئے۔

علاوہ ازیں ۹ مجالس (Committees) تشکیل دی گئیں اور ایک خصوصی کمیٹی کی تشکیل بھی عمل میں آئی۔

اسمبلی نے ۴ تعزیتی قراردادیں منظور کیں اور ۴ تحاریک استحقاق اور ۹ تحاریک التوا نمٹائیں۔ پاکستان نرسنگ کونسل میں نمائندگی کے لئے خواتین اراکین اسمبلی میں سے ایک خاتون رکن کا انتخاب کیا گیا۔

مذکورہ امور کی انجام دہی کے سلسلہ میں مجھے قائد ایوان اور حزب اقتدار نیز حزب اختلاف کے تمام اراکین کا مکمل تعاون حاصل رہا اور تمام اراکین اسمبلی نے نہایت ہی صبر و تحمل سے دوسرے اراکین کو سنا اور مثبت طرز عمل اختیار کیا حزب اختلاف کا رویہ تعمیری رہا۔ یہ سب باتیں پارلیمانی تاریخ میں ایک نیک شگون ہیں۔ میں تہہ دل سے تمام اراکین اسمبلی کا شکر گزار ہوں کہ انہوں نے میرے ساتھ مکمل تعاون فرمایا۔

میں پریس اور صحافی حضرات کا بھی بے حد ممنون ہوں کہ انہوں نے اسمبلی کی کارروائی کی رپورٹنگ محنت سے انجام دی۔

میں تمام محکمہ جات و دیگر اداروں کا بھی شکر گزار ہوں جو اسمبلی اجلاس کے دوران ہمارے ساتھ شریک رہے۔

آخر میں میں اسمبلی سیکرٹریٹ کے افسران اور عملہ کا بھی بے حد مشکور ہوں۔ کہ انہوں نے دن رات محنت کر کے اسمبلی کی کارروائی کی وقت پر انجام دہی کو یقینی بنایا۔ میں امید کرتا ہوں کہ یہ خوشگوار ماحول آئندہ بھی برقرار رہے گا۔ اور ہم سب پارلیمانی روایات کو فروغ دینے میں کوشاں رہیں گے۔ شکریہ۔

جناب اسپیکر۔ اب سیکرٹری اسمبلی گورنر صاحب کا حکم پڑھ کر سنائیں گے۔

Mr. Akhtar Husain Khan, Secretary Assembly.

"In exercise of the powers conferred on me by clause (b) of Article 109 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan, 1973, I, General (Rtd) Mohammad Musa, Governor of Balochistan hereby prorogue the Provincial Assembly of Balochistan on Tuesday the 11th July, 1989, after the session is over."

Dated Quetta, the
11th July, 1989.

Sd/-
GENERAL (RTD) MOHAMMAD MUSA,
GOVERNOR BALOCHISTAN.

جناب اسپیکر۔ اسمبلی کی کارروائی غیر معینہ مدت کے لئے ملتوی کی جاتی ہے۔
(اسمبلی کا اجلاس شام سات بجکر تیس منٹ پر غیر معینہ مدت کے لئے ملتوی ہوگیا)